81164 ـ عيد سے ہفتہ قبل فطرانہ كى ادائيگى كرنا

سوال

ميں نے عيد سے ہفتہ قبل ہى فطرانہ ادا كر ديا، كيا يہ فطرانہ كفائت كر جائيگا، اور اگر كفائت نہيں كريگا تو مجھے كيا كرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فطرانہ كى ادائيگى كے وقت ميں اہل علم كے كئى ايك اقوال ہيں:

پہلا قول:

عيد سے دو روز قبل ادا كيا جائے، مالكيہ، حنابلہ كا مسلك يہى ہے انہوں نے ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما كى درج ذيل حديث سے استدلال كيا ہے:

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" اور وہ عيد الفطر سے ايك يا دو دن قبل فطرانہ ادا كيا كرتے تھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (1511).

اور بعض علماء كا كہنا ہے كہ: عيد سے تين روز قبل فطرانہ ادا كيا جائے.

امام مالك رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" مجھے نافع نے بتايا كہ ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما فطرانہ دے كر فطرانہ جمع كرنے والے كے پاس عيد سے دو يا تين روز قبل بھيجا كرتے تھے "

ديكھيں: المدونۃ (1 / 385).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن باز (14 / 216).

دوسرا قول:

رمضان المبارک کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کرنا جائز ہے، احناف کے ہاں اسی کا فتوی ہے، اور شافعیہ کے ہاں بھی یہی صحیح ہے.

دیکھیں: کتاب الام (2 / 75) المجموع (6 / 87) بدائع الصنائع (2 / 74).

ان کا کہنا ہے: اس لیے کہ فطرانہ کا سبب روزہ رکھنا اور روزے ختم ہونا ہے، اور جب دونوں سببوں میں سے کوئی ایک پایا جائے تو اس میں جلدی کرنی جائز ہے، جس طرح مال کی زکاۃ کی ادائیگی بھی پہلے کی جا سکتی ہے، کہ جب مال نصاب کو پہنچ جائے تو سال پورا ہونے سے قبل زکاۃ دینی جائز ہے.

تیسرا قول:

سال کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کرنا جائز ہے، یہ بعض احناف اور بعض شافعیہ کا قول ہے، ان کا کہنا ہے: اس لیے کہ یہ بھی زکاۃ ہے، تو یہ مال کی زکاۃ کی مشابہ ہونے کی بنا پر مطلقا پہلے ادا کرنا جائز ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " میں لکھتے ہیں:

" فطرانہ کے فرض ہونے کا سبب روزے ختم ہونا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کی اضافت ہی اس (یعنی روزے) کی طرف کی گئی ہے، اور اس سے مقصود ایک مخصوص وقت میں اس سے مستغنی ہونا ہے، اس لیے اس کی وقت سے پہلے ادائیگی جائز نہیں " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ المقدسی (2 / 676).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

" میں نے مکہ آنے سے قبل مصر میں ہی رمضان کے شروع میں فطرانہ ادا کر دیا تھا، اور اب میں مکہ مکرمہ میں مقیم ہوں، تو کیا میرے ذمہ فطرانہ کی ادائیگی ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

جی ہاں آپ کے ذمہ فطرانہ کی ادائیگی ہے، کیونکہ آپ نے فطرانہ وقت سے قبل ادا کیا ہے، فطرانہ کی اضافت اس کے سبب کی جانب ہے، اور آپ چاہیں تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں: اس کی اضافت اس کے وقت کی جانب ہے، اور ان دونوں صورتوں کی عربی لغت میں وجوہات ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

" مكر الليل و النهار "

یہاں کسی چیز کی اس کے وقت کی طرف اضافت ہے، اور اہل علم کا کہتے ہیں: باب السجود السہو، یہ کسی چیز کی اس کے سبب کی جانب اضافت ہے.

تو یہاں فطرانہ کو فطر کی طرف مضاف کیا گیا ہے، کیونکہ یہ فطرانہ کا سبب ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ فطرانہ کی ادائیگی کا وقت ہے، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ رمضان المبارك کے روزوں سے مکمل افطار، تو رمضان المبارك کے آخری دن ہوتی ہے، اس لیے رمضان المبارك کے آخری یوم کا سورج غروب ہونے سے قبل فطرانہ ادا کرنا جائز نہیں.

لیکن عید الفطر سے صرف ایك یا دو دن قبل فطرانہ ادا کرنے کی اجازت دی گئی ہے، وگرنہ فطرانہ کی ادائیگی کا حقیقی وقت تو رمضان المبارك کے آخری روزے کا سورج غروب ہونے کے بعد ہی ہے؛ اس لیے کہ یہی وہ وقت ہے جس سے رمضان کا اختتام ہوتا اور عید الفطر آتی ہے، اس لیے ہم کہینگے کہ:

افضل یہی ہے کہ اگر ممکن ہو سکے تو آپ عید الفطر کی صبح فطرانہ ادا کریں.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن عثیمین زکاۃ الفطر سوال نمبر (180).

دوم:

آپ کے لیے رمضان المبارك کے شروع میں ہی کسی خیراتی تنظیم یا بااعتماد شخص کو اپنی جانب سے فطرانہ کی ادائیگی کا وکیل بنانا جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وکیل عید سے ایك یا دو دن قبل آپ کا فطرانہ تقسیم کرے، کیونکہ مشتحقین فقراء اور مساکین کو زکاۃ اور فطرانہ دینا ہی شرعی زکاۃ اور شریعت نے اس کی وقت کو مقید کرتے ہوئے عید سے ایك یا دو روز قبل مقرر کیا ہے.

اور فطرانہ کی ادائیگی میں کسی کو وکیل بنانا یہ نیکی و تقوی میں تعاون کے باب میں شامل ہوتا ہے، اور اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں.

اس کی تفصیل سوال نمبر (10526) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ ا س کا مطالعہ کریں.

حاصل یہ ہوا کہ: آپ کا عید سے ایك ہفتہ قبل فطرانہ ادا کرنا کفائت نہیں کریگا، اس لیے آپ فطرانہ دوبارہ ادا کریں،

لیکن اگر آپ نے کسی خیراتی تنظیم وغیرہ کو دیا کہ وہ آپ کی جانب سے وقت پر عید سے ایك یا دو دن قبل فطرانہ تقسیم کر دیں، تو آپ اپنی جانب سے حق ادا کر دیا، اور یہ فطرانہ ان شاء اللہ صحیح اور مقبول شمار ہو گا.

واللہ اعلم .